60213 ۔ حائضہ عورت کا تعلیم یا حفظ قرآن کے لیے مسجد میں داخل ہونا

سوال

ایک حائضہ عورت مسجد کی علمی مجلس یا حفظ قرآن کی کلاس میں شامل ہونا چاہتی ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ کلاس سے غائب نہیں ہوتی اور اگر غائب ہو تو بہت سے مسائل کا حصول ناممکن ہو جائیگا جو بعد میں حاصل نہیں ہو سکتے، تو کیا اس کے لیے کسی معین شروط کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا جائز ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کی راجح رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذاہب اربعہ کے جمہور فقہاء کے ہاں حائضہ عورت کے لیے مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں، ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید الفطر اور عید الاضحی میں بالغ اور کنواری عورتیں بھی عید گاہ جائیں، اور حائضہ عورتیں بھی لیکن وہ مسلمانوں کی نماز والی جگہ سے دور رہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (974) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

چنانچہ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو عیدگاہ میں نماز والی جگہ سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ نماز والی جگہ کو مسجد کا درجہ حاصل ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی.

اس کے علاوہ اور احادیث سے بھی استدلال کیا ہے لیکن وہ احادیث ضعیف ہیں ان سے حجت پکڑنی صحیح نہیں، ان ضعیف احادیث میں یہ بھی شامل ہے:

" میں حائضہ اور جنبی شخص کے لیے مسجد حلال نہیں کرتا "

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف سنن ابو داود حدیث نمبر (232) میں ضعیف قرار دیا ہے.

مستقل فتوى كميٹی كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

صرف خطبہ سننے كے ليے حائضہ عورت كا مسجد ميں داخل ہونے كا شريعت اسلاميہ ميں كيا حكم ہے ؟

كميٹی كے علماء كا جواب تھا:

" حيض يا نفاس والی عورت كے ليے مسجد ميں داخل ہونا حلال نہيں... ليكن اگر صرف گزرنے كی ضرورت ہو تو اس ميں كوئی حرج نہيں، ليكن اس ميں بھی شرط يہ ہے كہ مسجد ميں گندگی نہ پھيلے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور نہ ہی جنبی شخص مگر يہ كہ راہ عبور كرنے والا ہو حتی كہ تم غسل كر لو النساء (43).

اور حائضہ عورت بھی جنبی كے معنی ميں ہے؛ اور اس ليے بھی كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كو حالت حيض ميں حكم ديا كہ وہ مسجد سے كوئی چيز پكڑائيں " انتہی.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (6 / 272).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی سے دريافت كيا گيا:

كيا حائضہ عورت مساجد كے اندر درس ميں شريك ہو سكتی ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

" حائضہ عورت كے ليے مسجد ميں ٹھرنا جائز نہيں، ليكن بطور ضرورت وہ مسجد سے گزر سكتی ہے بشرطيكہ مسجد ميں خون كی گندگی نہ پھيلے، اور جب اس كے ليے مسجد ميں ٹھرنا جائز نہيں تو درس سننے اور قرآن كی تلاوت كے ليے مسجد ميں عورت كا جانا بھی حلال نہيں.

ليكن اگر مسجد سے باہر كوئی ايسی جگہ ہو جہاں لاؤڈ سپيكر كے ذريعہ آواز آرہی ہو تو وہاں جا كر بيٹھنے ميں كوئی حرج نہيں، كيونكہ حائضہ عورت كے ليے قرآن كی تلاوت اور درس وغيرہ سننے ميں كوئی حرج نہيں جيسا كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كی گود ميں ٹيك لگا كر قرآن كی تلاوت كيا كرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حيض كی حالت ميں ہوتی.

ليكن اس كا مسجد ميں اس ليے جانا كہ وہ وہاں بيٹھ كر درس سنے يا قرآن مجيد كی تلاوت كرے تو يہ جائز نہيں، اسی ليے جب رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كو حجة الوداع كے موقع پر پتہ چلا كہ صفيہ رضی اللہ تعالی عنہا كو حيض آ

گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے ؟ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ انہوں نے ابھی طواف افاضہ نہیں کیا، تو صحابہ کرام نے جواب دیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ عورت کا مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں چاہے وہ عبادت کے لیے ہی کیوں نہ ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے عورتوں کو عید کے موقع پر عید گاہ جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حائضہ عورتیں نماز والی جگہ سے دور رہیں " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی الطہارۃ صفحہ نمبر (273).

فقہاء کے مذاہب کی مزید تفصیل آپ درج ذیل کتب میں دیکھ سکتے ہیں:

المبسوط (3 / 153) حاشیۃ الدسوقی (1 / 173) المجموع (2 / 388) المغنی (1 / 195).

دوم:

حائضہ عورت قرآن مجید چھوئے بغیر زبانی تلاوت کر سکتی ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (2564) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

اور وہ تفسیر والا قرآن مجید بھی پڑھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

" کتب تفسیر کو چھونا جائز ہے، کیونکہ وہ تفسیر شمار ہونگی، اور اس میں جو آیات ہیں وہ اس تفسیر والی عبارت سے کم ہیں "

اس کا استدلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خطوط سے کیا گیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو لکھے، ان میں قرآنی آیات بھی لکھی جاتی تھیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حکم اغلب اور اکثر پر لگتا ہے.

لیکن اگر تفسیر اور قرآن برابر ہو، تو جب مبیح اور ممنوع دونوں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کسی کی راجح اور زیادہ ہونے کی تمیز نہ ہو تو ممنوعہ جانب غالب ہو گی اور اسے قرآن کا حکم دیا جائیگا.

اور اگر تفسیر زیادہ ہو چاہے تھوڑی ہی تو اسے تفسیر کا حکم ہی دیا جائیگا " انتہی.

الشرح الممتع (1 / 267).

سوم:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ جب اسے مسجد میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا تو بعض مسائل اور دروس حائضہ عورت نہیں سن سکے گی، اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ وہ درس ریکارڈ کر لیے جائیں یا پھر اگر ممکن ہو تو اسے مسجد کے باہر سے سن لیا جائے.

مسجد کے ساتھ کچھ ملحقات ایسے ہونے چاہیں جنہیں مسجد کا حکم نہ دیا جائے، مثلا مسجد کے باہر لائبریری بنا دی جائے، یا پھر حفظ قرآن کی کلاس جہاں پر عذر والی عورتیں بیٹھ کر بغیرکسی حرج کے درس سن سکیں.

واللہ اعلم .